انا للہ وانا الیہ راجعون

راجا بازار راولپنڈی کا سانحہ ہمارے دل پر آری چلا گیا۔ جگر پاش پاش، چشم خونناب بار۔ قسمت کو کوسنا روا ہوتا تو ہم سب سے آگے ہوتے۔ ایک رونا رونا تھا، سو ہم اپنا رونا، اپنے قلم کو اپنے خونِ جگر میں ڈبو کر صفحہ قرطاس کو رنگین کرتے ہیں۔ وقت کڑا ہے کڑوی بات کرنا، وقت سے میل تو نہیں کھاتی پر کہے بغیر بات نہیں بنتی کہ ہم جب اتحاد بین المسلمین کا بابرکت نعرہ بلند کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں۔

زاہداں کہیں جلوہ بر محراب و منبری کنند
چوں جلوت می روند آند آں کارِ دیگر می کنند

ہم اپنی ذات کی حد تک حلفاً کہتے ہیں کہ ہم برسرِ منبر اور اپنے حلقہ خاص میں، درسِ اتحاد بین المسلمین ہی دیتے ہیں اور برادر کشی کو دونوں مقامات پر حرام کہتے ہیں۔ ہم تنہائی میں اس فعلِ حرام کے مرتکب کو نعوذ باللہ، مجاہد یا شیر نہیں کہتے۔ گول مول بیان منافقت ہوتی ہے۔

مولانا حنیف جالندھری صاحب جب ہائی کورٹ کے جج کے ذریعے انکوائری کرانے کا مطالبہ کر رہے تھے تو شاید انہیں سلالہ پوسٹ کی انکوائری کا انجام بھول گیا اور ایبٹ آباد کمیشن کی کاروائی یاد نہ رہی تھی۔ جج کا کام ملزم ڈھونڈنا نہیں ہوتا، ملزم کو سزا دینا ان کا کام ہے۔ ملزم پولیس پکڑا کرتی ہے۔ پرچہ نامعلوم ملزموں کے خلاف کٹوانا یا کاٹنا تو کیس کو ملیا میٹ کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔ دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی کے مہتمم اور منتظم یقیناً چشم دید گواہ تھے، نہیں تھے تو سینکڑوں نمازی اور طلبا میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ ہوگا جس نے بلوائیوں میں سے کسی ایک کو بھی جانا یا پہچانا نہ ہو؟ پرچہ نامزد ملزموں کے خلاف ہونا واجب تھا ہم مطالبہ کرتے ہیں:

الف متعلقہ تھانے کے ایس۔ ایچ او، اور سرکل کے ڈی۔ ایس۔ پی کو بلا تاخیر معطل کیا جائے اور ان کی بحالی کو نا معلوم ملزمان کو معلوم کرنے، انہیں گرفتار کرنے اور ان کے خلاف ٹھوس شہادت پیش کرنے اور ایک

ہفتہ کے اندر ان کے خلاف چالان عدالت میں پیش کرنے سے مشروط کیا جائے اور اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہیں تو ان کے خلاف متعلقہ ضوابط کے تحت کاروائی کر کے ایسی مضبوط بنیادوں پر ڈِس مس کیا جائے کہ وہ پھر کسی محکمانہ یا عدالتی کاروائی کے ذریعے بحال نہ ہوسکیں۔

ب راولپنڈی شہر کی پوری انتظامیہ کو معطل کیا جائے اور ہائی کورٹ کے جج صاحب ان سے فرداً فرداً انکوائری کریں اور دیکھیں کہ کس افسر نے کہاں کوتاہی کی اور اپنے فرائض منصبی سے غفلت برتی جس کے نتیجے میں یہ حشر برپا ہوا۔ یعنی جج صاحب سے یہ استدعا کی جائے کہ اپنی رپورٹ میں وہ افسر نامزد کر کے دیں جن کی غیر ذمہ داری کے نتیجے میں یہ خون ریزی اور املاک سوزی ہوئی۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کا ہمیشہ سے یہ مؤقف اور مطالبہ رہا ہے کہ ہر قسم کے سیاسی اور مذہبی جلوس قانوناً بند کر دیئے جائیں۔ ان جلوسوں، ہڑتالوں اور مظاہروں سے نفرتیں بڑھتیں اور ملکی معیشت کا جنازہ نکلتا ہے۔ اہل تشیع کے ماتمی جلوسوں کی حفاظت میں سارا سال ہی ملکی انتظامی مشینری مصروف رہتی ہے۔ انہوں نے نت نئے ماتمی پروگرام بنانے اور جلوس کے پرمٹ حاصل کرنے کی فیکٹری لگا رکھی ہے۔ ہمیں اس سے کوئی تعرض نہیں مگر ان کی ماتم داری، عزاداری اور ذوالجناح برآری کو ان کے ماتم کدوں اور امام باڑوں تک محدود کر دیا جائے۔ جلوس نکالنا، کسی اسلامی حکم سے ثابت نہیں ہے۔

سیاسی جلوس، دھرنے اور ہڑتالیں سب انگریزوں کی فتنہ گری ہے۔ سیدنا حضرت علیؓ اور سیدنا امیر معاویہؓ پر بیک وقت کوفہ اور دمشق کی مساجد میں بحالتِ نماز قاتلانہ حملے پر اگر ٹھنڈے دل سے غور کر لیا جائے تو یہ نتیجہ اخذ کرنا، کچھ مشکل نہیں کہ یہ دونوں بزرگوار آپس میں دُشمن نہ تھے بلکہ ان کو لڑانے اور مارنے والا کوئی تیسرا گروہ تھا جو مسلمانوں کا دُشمن تھا اور یہ گروہ سبائی کوفیوں کا تھا۔

سیدنا حضرت حسنؓ نے اس گروہ کو پہچان کر ہی امیر معاویہؓ سے راضی نامہ کیا تھا جس کے نتیجے میں حسنین کریمینؓ نے ان کی بیعت صدقِ دل سے کی تھی اور ان کی زندگی میں، بیعت پر قائم رہے تھے۔ اہل تشیع کی توجہ کیلئے ہم یہ بات عرض کرتے ہیں کہ جن بدکردار لوگوں نے حضرت حسنؓ کو اس صلح پر مذل المومنین کہا تھا، وہی دشمن اسلام تھے۔ وہ یہ بھی سوچیں کہ اگر امیر معاویہؓ وہی کچھ ہیں جو آج کل وہ انہیں کہتے ہیں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے شخص کی بیعت حسنین کریمینؓ نے بطیب خاطر کیوں کی تھی اور اپنی زندگیوں میں اس پر

کیوں قائم رہے تھے؟ یہ حقیقت تاریخ کا حصہ ہے کہ یہی وہ گروہ تھا جس نے سیدنا حسینؓ کو تیس ہزار خطوط لکھ کر کوفہ تشریف لانے اور اپنی مدد کی یقین دہانی پر سفر کوفہ پر اکسایا تھا۔ کیا یہ حقیقت ثابت نہیں ہے کہ مسلم بن عقیل کو قتل کرنے کا جرمِ عظیم اہل کوفہ نے ہی کیا تھا اور ان کے سر کی قیمت وصول کی تھی۔ آج کے اہل تشیع سے یہ تاریخی حقیقت پوشیدہ نہیں ہے کہ جب حسینی قافلہ کربلا میں خیمہ زن ہو گیا تو اہل کوفہ نے بے وفا ہونے کا ثبوت دیا اور حسینؓ کو حالات کے حوالے کر کے گھروں میں مست بیٹھے رہے۔

ہمارے پاس آنسو ہی ہیں جو ہم نے کوئٹہ کے قتلِ شیعہ پر بہائے تھے اور اب راولپنڈی میں قتلِ اہل سنت پر بہا دیئے ہیں۔ اس ساری خون ریزی کا ایک ہی حل ہے کہ ماتمی جلوسوں کو شیعہ کی امام بارگاہوں تک محدود کر دیا جائے بلکہ ہم تو یہ بھی چاہتے ہیں کہ سیاسی اور مذہبی تمام قسم کے جلوسوں، ہڑتالوں اور دھرنوں کی بندش کیلئے قانون سازی کی جائے۔ یہ کس حسنِ شہریت کے تحت جائز ہو سکتا ہے کہ دھرنے دے کر شاہراہیں بند کر دی جائیں؟ اس میں مذہب کا کیا دخل ہے کہ شہریوں کی زندگی میں خلل ڈالا جائے۔ یہ کام حکومتوں کے کرنے کے ہوتے ہیں مگر ہماری حکومتیں صرف حکومت کرتی ہیں اور عوام کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ کر ایوانِ اقتدار میں مزے لوٹتی ہیں۔

بحرِ گرانی میں طوفان

زندگی ہے یا کوئی طوفان
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

ہم ان لوگوں کی بات نہیں کرتے جو کروڑوں نہیں، اربوں میں کھیلتے ہیں اور ٹیکس نہیں دیتے، بجلی کے بل نہیں جمع کراتے، زکوٰۃ نہیں دیتے بلکہ زکوٰۃ کا مال بھی کھا جاتے ہیں۔ ہم ان کی بات بھی نہیں کرتے جو سرکاری وسائل پر پلتے اور رشوت بھی کھا لیتے ہیں ہم وزرائے گزشتہ اور موجودہ، حال اور ماضی کی بیوروکریسی، خبیث ذخیرہ اندوزوں، بے رحم منافع خوروں، حرام خور بھتہ خوروں، لینڈ مافیا، منشیات کے موت فروشوں اور بڑی توند والے بینکروں کو اس کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں۔ اس حمام میں سبھی ننگے ہیں اور انہی ننگوں کی بے ستر بیگمات حرام کی کمائی بازاروں میں اڑاتیں اور گرانی کا باعث بنتی ہیں جو اسراف کے کارِ شیطانی میں مصروف ہیں۔

واپڈا نادہندگان کے بل شریف شہریوں پر ڈالتا اور اپنی کمی پورا کرتا ہے۔ بجلی کی کل پیداوار کا

25% واپڈا کے ملازمین کے گھروں میں جلتا ہے۔ باقی محترمہ حنا ربانی کھر جیسی بی بیوں کی طرز کھا جاتی ہیں۔ رہا سہا ایم۔ کیو۔ ایم کے لوگوا ایریاز میں لگ جاتا ہے۔ بھلا جہاں پولیس جانے سے کانوں پر ہاتھ دھرتی ہو وہاں واپڈا والے کیونکر قدم دھر سکتے ہیں۔ لائن لاسز ایک الگ کھوہ کھاتا ہے۔ پوری کیسے پڑے۔ کمزور حکومت، ڈنگ ٹپاؤ مجرم شیر، فراڈیئے، ڈاکو لٹیرے اور ٹھگ دلیر۔ اندھر نگری چوپٹ راج۔ جب کچھ نہیں بنتا تو بجلی، گیس، پٹرول کی قیمتیں بڑھا دی جاتی ہیں۔ سیٹھوں سے ٹیکس نہیں ملتا تو جی۔ ایس۔ ٹی لگا کر اشیائے صرف کی قیمتیں بڑھا دی جاتی ہیں جو عوام کا خون چوستا اور سیٹھ کی توند بڑھاتا ہے۔

ہم مسلم عوام سے استدعا کرتے ہیں کہ اسراف سے بچیں کیونکہ انہیں حکومت ہرگز نہ بچائے گی البتہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اپنائیں۔ ''جس نے کفایت شعاری سے کام لیا، وہ کنگال نہ ہوگا۔'' سب من حیث القوم اللہ سے دُعا کریں اپنے گناہوں پر استغفار کریں، اسراف کو چھوڑیں۔ روایات قبیحہ کو توڑیں۔ اسلام پر عمل کریں تو بیٹی بیٹے کی شادی صرف ایجاب وقبول سے ہو جاتی ہے۔ سادگی اپنائیں، آٹا کھانا ضروری اور ٹماٹر کھانا غیر ضروری ہے۔ قرآن کو پکڑیں کیونکہ جو قرآن کو چھوڑتے ہیں ان کی معاش تنگ ہو جاتی ہے۔ یہ قرآن مجید میں لکھا ہے۔ اس گرانی میں ہمارا اپنا ہاتھ بھی ہے۔ قرض لے کر، جائیداد بیچ کر بڑی بڑی شادیاں، بڑے بڑے شادی ہالوں میں کرنے سے ناک اونچی نہیں ہوتی بلکہ کٹتی ہے جب قرض خواہ دروازے کھٹکھٹاتا ہے۔ اپنے پالنہار اور رازق کا در کھٹکھٹائیں تو گرانی جاتی رہے گی۔ و ما علینا الا البلاغ۔

رئیس الجامعہ کا سکھر میں استحکامِ پاکستان ریلی اور قرآن وحدیث کانفرنس میں شرکت

مورخہ 28 اکتوبر بروز سوموار رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر سکھر کی طرف عازم سفر ہوئے اور اپنے اعزہ کی شادی میں شریک ہوئے اور یکم نومبر بروز جمعہ نماز جمعہ کے بعد جماعت غرباء اہل حدیث کے زیر اہتمام منعقدہ استحکامِ پاکستان ریلی میں شرکت کی۔ بعد از نماز عشاء جامعہ ستاریہ سکھر میں قرآن وحدیث کانفرنس میں بھی بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور انعامی مقابلوں میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کئے۔ اس ریلی اور کانفرنس کے انتظامات میں مرکزی جمعیت اہل حدیث سکھر کے رہنما مولانا عبدالرحمٰن ثاقب خطیب جامع مسجد اہل حدیث مارچ بازار سکھر نے بھرپور حصہ لیا۔

رئیس الجامعہ کی ملتان میں اہل حدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس میں شرکت

مورخہ 2 نومبر بروز ہفتہ اہل حدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام مرکز ابن قاسم ملتان میں آل پنجاب ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پنجاب کے تمام اضلاع سے علماء اور یوتھ فورس کے نوجوانوں نے جوق در جوق شرکت کی۔ یہ کانفرنس انتظامات اور تقاریر کے لحاظ سے انتہائی کامیاب رہی۔ پروگرام کیلئے مختص کیا گیا وسیع گراؤنڈ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس کانفرنس میں رئیس الجامعہ نے شرکت کی اور مختصر خطاب بھی کیا۔

جہلم میں سانحہ راولپنڈی کے خلاف زبردست احتجاجی جلوس وجلسہ

دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی میں قتل وغارت اور مارکیٹ کو جلائے جانے کے خلاف جامع مسجد گنبد والی کے خطیب اور مہتمم جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام قاری ابوبکر صدیق صاحب نے بھرپور احتجاجی مظاہرہ کا اعلان کیا اس مظاہرہ میں قاری ابوبکر صدیق کی دعوت پر رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے جماعتی احباب اور یوتھ فورس کے جوانوں کے ہمراہ شرکت کی یہ جلوس نماز جمعہ کے بعد گنبد والی مسجد سے شروع ہو کر اقبال لائبریری روڈ، شاندار چوک، مین بازار، چوک اہل حدیث سے ہوتا ہوا گنبد والی مسجد پہنچ کر ایک عظیم الشان جلسہ کی شکل اختیار کر گیا۔ جس سے قاری ابوبکر صدیق صاحب اور حافظ عبدالحمید عامر صاحب نے خطاب کیا۔ جس میں انہوں نے حکومت سے پُرزور مطالبہ کیا کہ سانحہ کے ذمہ دار عناصر کو فوری گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ قاری عمر خبیب صاحب نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ مفتی محمد شریف عابر صاحب کی دعا سے یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

موت العالم موت العالم

مناظر اسلام حضرت مولانا حافظ زبیر علی زئی کا انتقال پُر ملال

مورخہ 10 نومبر بروز اتوار محقق العصر، مناظر اسلام، مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''الحدیث'' حضرو اٹک حضرت مولانا حافظ زبیر علی زئی طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مرحوم بلند پایہ عالم دین اور محقق ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کریم النفس، شریف الطبع، دردمند دل اور خوددار انسان تھے۔ حافظ صاحب کا انداز گفتگو بڑا عالمانہ ہوتا تھا اُن کی گفتگو اُن کے تبحر علمی، وسعت، معلومات اور ناقدانہ تبصرہ کی آئینہ دار ہوتی تھی۔ الغرض ایک عالم دین کی حیثیت سے حافظ زبیر علی زئی کا مرتبہ ومقام بہت بلند تھا۔ مرحوم کی نماز جنازہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحمید ہزاروی نے پڑھائی جس میں جہلم سے رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے شرکت کی۔